Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۷۹

تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہوار ۲½ ؍

یوم شنبہ

۲۰ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

فی پرچہ ۱ ؍

جلد ۴۰/۶ | ۱۴ احسان ۱۳۳۱ ہش | ۱۴ جون ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۴۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے بذریعہ ڈاک حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں ۔

۱۱ جون ۔ "پاؤں میں درد ہے ۔"

۱۲ جون ۔ "نزلہ اور نقرس کی تکلیف ہے نقرس کا درد وقفہ سے ہوتا ہے ۔ کل تمام دن پیٹ میں درد رہا ۔"

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ۔

لاہور ۱۳ جون ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کے آج صبح دو خراب دانت نکالے گئے ۔ جس کی وجہ سے بخار میں قدر زیادتی ہے احباب دعا جاری رکھیں ۔

راولپنڈی میں صنعتی ترقی کی رفتار

سوت کاتنے اور مصنوعی ریشم کے کارخانوں کا قیام

راولپنڈی ۱۳ جون ۔ راولپنڈی تیزی سے ایک بڑا صنعتی شہر بنتا جا رہا ہے ۔ اس سلسلے میں سوت اور کپاس کے کارخانے خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ پنجاب بھر میں سب سے بڑا سوت کا کارخانہ جو یہاں زیر تعمیر تھا اب پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے ۔ اس میں ۵۱ ہزار دو سو تکلے ہوں گے ۔ ان میں سے ۲۵۶۰۰ تکلے لگائے جا چکے ہیں ۔ باقی تکلے دو مہینے کے اندر اندر پہنچ جائیں گے ۔ اور ماہ ستمبر تک باقاعدہ کام شروع ہو جائے گا ۔ اس طرح امید ہے کہ پانچ ہزار آدمی کام پر لگ جائیں گے ۔ کارخانے میں ۵۰ ہزار پونڈ روزانہ سوت تیار ہوگا ۔ دوسرے اہم کارخانوں میں سلک نو لٹنے اور اون کے کارخانے شامل ہیں ۔ سلک کا کارخانہ چالو ہو چکا ہے ۔ اس میں روزانہ ۸۰۰ گز مصنوعی ریشم تیار ہو رہا ہے

برطانیہ میں ترکی وزراء کی آمد کے متعلق

سیاسی حلقوں کی قیاس آرائیاں

لنڈن ۱۳ جون ۔ یہاں ان اخباری اطلاعات کی تردید کر دی گئی ہے کہ جب ترکی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ لنڈن آئیں گے تو حکومت برطانیہ کیساتھ ان کی گفتگو کا اہم ترین موضوع مشرق وسطےٰ کا دفاعی کمان ہوگا ۔ اس کے برخلاف توقع ظاہر کی جا رہی ہے کہ بات چیت کسی رسمی ایجنڈے کے مطابق نہیں ہوگی ترکی وزراء کو دعوت دینے میں حکومت برطانیہ کا واحد مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ اینگلو ترک تعلقات کے بارے میں براہ راست گفتگو ہو سکے اور میثاق شمالی اوقیانوس اور مشرق وسطےٰ کی مجوزہ کمان میں ترکیہ کی شمولیت کے بعد عام صورت حالات کا جائزہ لیا جا سکے ۔ (راسٹار)

کسانوں کیلئے معاوضہ

لنڈن ۱۳ جون ۔ برطانیہ کی وزارت زراعت نے منہ کھور کی وبا کے باعث جن مویشیوں کو ہلاک کروا دیا تھا ۔ ان میں سے پہلے ۲۷۰ دعویداروں کو معاوضہ کے طور پر ۴۲۶۴۱۷۱ پونڈ کی رقوم ادا کی گئی ہیں ۔ اب تک مرض کے ۲۰۴ حملے ہو چکے ہیں ۔ (راسٹار)

تھل پراجیکٹ کیلئے عالمی بنک کی طرف سے ۳۲ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر کا قرضہ

۲ کروڑ ۲۷ لاکھ ڈالر کے پہلے قرضے کے بعد عالمی بنک نے پاکستان کو یہ دوسرا قرضہ دیا ہے

کراچی ۱۳ جون ۔ عالمی بنک نے تھل کے علاقے میں بنجر اور غیر آباد زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے آج پاکستان کو ۳۲ لاکھ پچاس ہزار ڈالر قرضہ دیا ہے یہ رقم ۶ لاکھ ۴۰ ہزار ایکڑ زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے ٹریکٹر اور دیگر زرعی آلات درآمد کرنے پر صرف کی جائے گی ۔ اس کام کو باحسن وجوہ پایہ تکمیل کو پہنچانے کی غرض سے وہاں ایک مرکزی زرعی ادارہ بھی قائم کیا جائے گا ۔ اس علاقے میں آبپاشی کی نہریں قریب قریب مکمل ہو چکی ہیں اور اب دیہات کے مختلف علاقوں سے منڈیوں تک سڑکیں تعمیر کی جا رہی ہیں ہر سال ایک لاکھ ۴۰ ہزار ایکڑ زمین صاف اور ہموار کر کے اس میں درخت وغیرہ لگائے جائیں گے ۔ توقع ہے کہ پانچ سال میں یہ عظیم منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا ۔ صاف کی ہوئی زمینوں پر قریباً ۴۴ ہزار خاندان آباد کئے جائیں گے ۔ جن میں سے اکثر مہاجر ہوں گے ۔ اس کے علاوہ ۱۰ ہزار تجارت پیشہ خاندانوں کو چھوٹے شہروں اور مرکزی مقامات پر آباد کیا جائے گا ۔ اندازہ ہے کہ تھل سکیم کے مکمل ہو جانے کے بعد ہر سال ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ روپے کی مالیت کی زیادہ پیداوار ہوگی جو زیادہ تر گیہوں اور کپاس پر مشتمل ہوگی اور بیشمار لوگوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے ۔ نیز اس سے ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر سالانہ قومی آمدنی میں اضافہ ہوگا ۔ یہ دوسرا قرضہ ہے جو عالمی بنک نے پاکستان کو دیا ہے ۔ اس سے قبل اس نے ریلوں کو جدید طریقے پر چلانے کے لئے ۲ کروڑ ۲۷ لاکھ ڈالر قرض دیئے تھے ۔

چینی کمیونسٹوں اور کومنٹانگ فوجوں کے درمیان شدید جھڑپ

رنگون ۱۳ جون ۔ برما کی سرحد کے قریب نائم فو کے مقام پر چینی کمیونسٹوں اور کومنٹانگ فوجوں کے درمیان شدید جھڑپوں کی اطلاع ملی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ دونوں فوجیں آمنے سامنے مورچے لگا کر قریباً ۳۶ گھنٹے تک ایک دوسرے پر گولہ باری کرتی رہیں ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کومنٹانگ فوجوں نے شدید لڑائی کے بعد چینی کمیونسٹوں کو ان کے مورچوں سے بھگا دیا اور وہ شدید گولہ باری کی تاب نہ لا کر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے

مشرقی بنگال میں تعلیم کی توسیع و ترقی کا شاندار پروگرام

نئے منصوبے پر ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے خرچ ہوں گے

ڈھاکہ ۱۳ جون ۔ کل یہاں حکام بالا اور اعلےٰ عہدیداروں کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تعلیم کی توسیع و ترقی کا ایک شاندار پروگرام مرتب کیا گیا ۔ کانفرنس میں صوبے کے وزیر اعلےٰ مسٹر نور الامین وزیر تعلیم مسٹر عبد الحمید اور محکمہ تعلیم کے افسران نے شرکت کی ۔ قریباً ۴۰۰ تعلیمی اداروں میں توسیع و ترقی کی مفصل سکیموں کا جائزہ لیا گیا ۔ اندازہ ہے اس نئے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے پر دو کروڑ ۸۰ لاکھ روپے خرچ ہوں گے ۔ یہ روپیہ اس امدادی رقم سے لیا جائے گا جو اس غرض کیلئے مرکز نے مشرقی بنگال کو دی ہے ۔

برطانیہ میں کوئلہ کا محفوظ ذخیرہ

لنڈن ۱۳ جون ۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ برطانیہ اب ایندھن کی فراہمی کے اعتبار سے اطمینان کا سانس لے سکتا ہے ۔ اس وقت تک وہاں چودہ کروڑ ٹن کوئلہ کا ذخیرہ محفوظ کیا جا چکا ہے ۔ حکومت کی پالیسی ہے کہ موسم سرما میں ایندھن کی شدید قلت کو دور کرنے کے لئے مزید کوئلہ درآمد نہ کیا جائے بلکہ موجودہ ذخیرے کو کام میں لا کر ملکی ضروریات پوری کی جائیں ۔ نیشنل کول بورڈ کچھ کوئلہ برآمد کرنے کے سوال پر بھی غور کر رہا ہے (راسٹار)

کوریا میں فوجوں کی تعداد ناکافی ہے

واشنگٹن ۱۳ جون ۔ امریکہ کے فوجی لیڈروں نے امریکی کانگرس سے کہا کہ کوریا میں اتنی فوجیں نہیں ہیں کہ وہ جزیرہ کوجے میں کمیونسٹ قیدیوں کی بغاوت پر قابو پا سکیں ۔

مراکش میں پن بجلی کا وسیع منصوبہ

قاہرہ ۱۳ جون ۔ مراکش کے پہاڑی چشموں پر وہاں کے انجینئر پن بجلی کے ایک وسیع منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہیں مکمل ہونے کے بعد جس کا شمار دنیا کے عظیم ترین کارناموں میں کیا جائے گا ۔ برقی قوت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ آبپاشی کا ایک دریا نظام بھی قائم کرنے کی تجویز ہے کہ جس سے قریباً دو لاکھ ۵۰ ہزار ایکڑ رقبہ بآسانی سیراب ہو سکے گا اندازہ ہے کہ اس منصوبے کی تکمیل کے بعد سالانہ ۵۰ کروڑ کلو واٹ بجلی پیدا ہونے لگے گی جس سے ترقی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں بہت مدد ملے گی ۔ امید ہے کہ ۱۹۵۵ء تک یہ پراجیکٹ مکمل ہو جائے گا ۔ (راسٹار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان و فدیہ رمضان

(از مورخہ ۶/۵/۵۲ تا ۶/۱۱/۵۲)

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ

ذیل میں ان رقوم کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔ جو سابقہ اعلان کے بعد میرے دفتر میں امداد درویشان اور فدیہ رمضان وغیرہ کے حساب میں وصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ اور انہیں اپنے فضل و رحم کے ماتحت حسنات دارین سے نوازے آمین یا ارحم الراحمین

بعض دوست اپنی رقوم صدقہ بھجواتے ہوئے یہ نوٹ کر دیتے ہیں کہ آپ جس طرح مناسب خیال کریں تقسیم کر دیں۔ ایسی رقوم میں خود اپنے ہاتھ سے مستحقین میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ تا دینے والوں کو محقق صدقہ کا ثواب حاصل ہو۔ جسے اسلام نے بعض حالات میں زیادہ موجب ثواب قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

آمین فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد

نمبر	نام	رقم
۱	حمیدہ عارفہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ (صدقہ)	۰—۰—۱۵ روپے
۲	اہلیہ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کوئٹہ (فدیہ رمضان برائے درویشان)	۰—۰—۳۵ "
۳	محمد نذیر صاحب سابق لاہور ہاؤس قادیان حال لائل پور (فدیہ رمضان برائے درویشان)	۰—۰—۳۰ "
۴	زہرہ بیگم صاحبہ محلہ پوران نگر سیالکوٹ (صدقہ برائے درویشان)	۰—۳—۲ "
۵	" " " (افطاری " ")	۰—۰—۲ "
۶	علی محمد صاحب انبالوی حال راولپنڈی (فدیہ رمضان)	۰—۰—۱۵ "
۷	گیانا چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ کاکول (صدقہ برائے درویشان) (پریشانیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں)	۰—۰—۱۰ "
۸	میاں غلام محمد صاحب اختر اے پی او لاہور (صدقہ برائے درویشان)	۰—۰—۵ "
۹	اہلیہ صاحبہ " "	۰—۰—۵ "
۱۰	بشارت احمد صاحب پسر مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر قادیان (امداد درویشان)	۰—۰—۲ "
۱۱	" " " (افطاری ")	۰—۰—۱ "
۱۲	لفٹننٹ بشیر احمد صاحب ۱۶/۱۴ پنجاب رجمنٹ (چیک بنام لائیڈز بنک لاہور برائے امداد درویشان	۰—۰—۱۰ "
۱۳	مولوی عبد العزیز صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال حال ٹیکسلا راولپنڈی (فدیہ رمضان برائے درویشان)	۰—۰—۱۰ "
۱۴	احمد بی بی صاحبہ اہلیہ راجہ ممتاز علی خان صاحب ربوہ فدیہ رمضان "	۰—۰—۲۰ "
۱۵	حشمت بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد بشیر صاحب گوجرانوالہ (امداد درویشان)	۰—۰—۱۰ "
۱۶	بیگم کلاں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ربوہ (فدیہ رمضان)	۰—۰—۳۰ "
۱۷	بیگم منصور احمد صاحب معرفت کرامت اللہ صاحب کراچی (صدقہ برائے غربا)	۰—۰—۲۵ "
۱۸	چوہدری باغ دین صاحب چک ۳۰/۱۱.L ضلع منٹگمری (فدیہ برائے درویشان) بذریعہ مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری ربوہ	۰—۰—۱۵ "
۱۹	میاں محمد احمد خان صاحب و بیگم صاحبہ برائے امداد اہلیہ عبد اللہ خان صاحب درویش مرحوم	۰—۰—۲۵ "
۲۰	میاں محمد احمد خان صاحب و بیگم صاحبہ برائے امداد دختر الطاف خان صاحب مرحوم	۰—۰—۲۵ "
۲۱	محمد حنیف صاحب ملٹری فارم اوکاڑہ ضلع منٹگمری برائے امداد مستحقین	۰—۰—۲۰ "
۲۲	ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب انچارج سول ڈسپنسری لغہ ضلع ہزارہ (برائے امداد مستحقین	۰—۰—۳۰ "
		۰—۳—۳۴۲ "

آج ہفتہ کا دن ہے

تاجر احباب آج کے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں دیں

احباب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ میں تفصیل کے ساتھ وہ سکیم پڑھ چکے ہیں۔ جو شوریٰ کے موقعہ پر بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے منظور ہوئی ہے۔

اس سکیم کے مطابق جماعت کے چھوٹے تاجران سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہر ہفتہ کے پہلے سودے کا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے ادا کیا کریں۔

آج ہفتہ کا روز ہے۔ امید ہے آپ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے آج شام کو مطلوبہ منافع کی رقم اپنے سیکرٹری مال کے پاس جمع کرا دیں گے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

عید فنڈ

عید فنڈ کی مد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک عہد سے قائم شدہ ہے۔ اس زمانہ میں اس فنڈ میں عیدین کے موقعہ پر ہر ایک کمانے والے سے کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن اب ایک عرصہ سے احباب جماعت اس چندہ کی اہمیت کو نظر انداز کرتے جا رہے ہیں۔ عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ اس فنڈ میں پہلے کی طرح کم از کم ایک روپیہ فی کس ہر کمانے والے سے وصول فرمائیں۔ سوائے غیر مستطیع احباب کے کہ وہ جو کچھ دیں قبول کر لیا جائے۔ اگر یہ چندہ عید سے قبل فطرانہ کے ساتھ ہی وصول کر لیا جائے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ خاطر خواہ طریق پر وصولی ہو سکتی ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ فنڈ مرکزی ہے۔ اس لئے اس کی کل رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔ (نظارت بیت المال)

درخواست دعا

(از محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب)

میں صحابہ کرام اور درویشان قادیان اور تمام جماعت احمدیہ سے اپنے ابا جان (خان محمد عبد اللہ خان صاحب) کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے درخواست کرتی ہوں۔ رمضان کے ان مبارک ایام میں اپنی انتہائی دردمند دعاؤں میں ان کو یاد رکھیں۔ یہ چوتھا سال ان کو بستر علالت پر گزر رہا ہے۔ لمبی بیماری نے صحت کو زیادہ مخدوش کر دیا ہے۔ دل کی تکلیف تو ہے ہی اس کے علاوہ بار بار Lungs پر اثر ہو جاتا ہے۔ معدے جگر کا فعل بالکل خراب ہو گیا ہے۔ کچھ عرصہ سے بخار باقاعدہ ہو رہا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اس محبت کے صدقے میں جو اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تھی۔ صرف آپ کی بیٹی کی خوشی کے لئے میرے ابا جان کو شفا عطا کر دے۔ اور ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ جو اس کے فضلوں اور رحمتوں کے راستہ میں روک بنے ہوئے ہیں۔ آمین۔ آمنہ طیبہ بیگم مرزا مبارک احمد

اعلان

گزشتہ دنوں میں جو جماعتوں کے بجٹ بابت ۵۲-۱۹۵۱ء اور ان کی وصولیاں روزنامہ الفضل میں شائع ہوئی ہیں۔ ان کے متعلق نظارت ہذا اس بات کو واضح کرنا چاہتی ہے۔ کہ بجٹ کے خانہ میں جو رقمیں دکھائی گئیں۔ ان میں نہ صرف سال متعلقہ کا واجب الوصول بجٹ دکھایا گیا تھا۔ بلکہ پرانے سالوں کا بقایا بھی اس میں شامل تھا۔ کیونکہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بجٹ کی وصولی میں جو بقایا رہ جائے وہ اگلے سال کے بجٹ میں شامل کر دیا جاتا ہے۔
آئندہ کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان نقشہ جات میں جن کی غرض جماعتوں کے اندر بیداری اور مسابقت کی روح کا پیدا کرنا مقصود ہے۔ صرف ایک سال کا بجٹ اور اس کی وصولی دکھائی جایا کرے گی اور بقایا جات کی رقوم اس سے علیحدہ دکھائی جایا کریں گی۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا:- ملک محمد عبد اللہ صاحب والد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں نیز ان کا بچہ منظور احمد بھی بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۱۴ جون ۱۹۵۲ء

کیا یہ علمائے کرام بھی کافر و مرتد تھے؟

مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی اپنی تقریر میں جو آپ نے خود ساختہ نمائندگان فرق اسلامیہ کی آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے اجلاس کراچی میں فرمائی۔ فرماتے ہیں:۔

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کا ختم ہو جانا۔ اور مسلمانوں پر جہاد بالسیف کا فرض ہو جانا ہر مسلمان طبقہ و فرقہ کا عقیدہ اور جزو ایمان ہے۔ اور دنیا کے کسی گوشے میں کبھی بھی مسلمانوں کا کوئی گروہ یا فرقہ ایسا نہیں ہوا۔ جو ان دو چیزوں یا اسلام کے ان دو بنیادی عقائد میں کسی طرح کا کوئی اختلاف رکھتا ہو۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ صرف فرقے یا گروہ مسلمان کہلانے کا حق رکھتے ہیں۔ جو ان بنیادی اصولوں پر متفق ہیں۔ اور جو لوگ ان اصولوں سے اختلاف رکھتے ہیں۔ وہ کسی طرح بھی مسلمانوں میں شمار نہیں کئے جا سکتے۔

قادیانی جماعت اور اس کے بانی مرزا غلام احمد نے نہ صرف ان دونوں اصولوں سے اختلاف کیا ہے۔ بلکہ اپنے خود ساختہ عقائد کی تائید کے لئے قرآن پاک کی آیات اور احادیث رسول کے مفہوم تک میں رد و بدل کرنے میں گریز نہیں کیا۔ اس واضح بغاوت کے باعث تمام فرقہ اسلامیہ کے نزدیک اس گروہ کو نہ تو مسلمان کہا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی اسے کوئی اسلامی فرقہ شمار کیا جا سکتا ہے۔ اس گروہ کو زیادہ سے زیادہ جو رعایت دی جا سکتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ انہیں غیر مسلم اقلیت کی حیثیت دے دی جائے۔ اور ان کے وہی حقوق مقرر ہوں۔ جو اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو دیئے جاتے ہیں۔“

(آزاد ۱۴ جون ۱۹۵۲ء)

اب ذرا اس تقریر دلپذیر پر غور فرمایا جائے پہلی بات جو قابل غور ہے وہ ”ختم نبوت“ کے متعلق ہے۔ کل ہم نے ان کالموں میں مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کے مشہور و معروف فتوے سے وجوہات تکفیر پیش کی تھیں۔ ان میں سے پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ دیوبندی وغیرہ لوگ جن پر یہ فتوے لگایا گیا ہے۔ ”ختم نبوت“ کے انکاری ہیں۔ اب ذرا مولانا عبدالحامد صاحب یہ بتائیں۔ کہ کیا مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے جن کو آپ مجدد وقت تک سمجھتے ہیں۔ یہ فتوے یونہی لگا دیا تھا۔ یا ان مولویوں نے جنہوں نے اس فتوے پر دستخط فرمائے ہیں۔ یونہی بانی دیوبند مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی پر یہ الزام لگا دیا تھا۔ کہ وہ ”ختم نبوت“ کے قائل نہیں۔ اس لئے وہ کافر و مرتد ہو گئے ہیں۔ کیا اس فتوے ہی سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی کا یہ دعوے غلط ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ تمام مسلمانوں کے نزدیک یکساں طور پر مسلمہ ہے۔ اور یہ کہ دنیا کے کسی گوشہ میں کبھی بھی مسلمانوں کا کوئی گروہ یا فرقہ ایسا نہیں ہوا۔ جو ”ختم نبوت“ کو ان معنوں میں نہ مانتا ہو۔ جن معنے میں مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی مانتے ہیں۔ اب آیئے ذرا دیکھیں کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کا ”ختم نبوت“ کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔ سو یہ مولانا اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں ختم نبوت کا وہی مفہوم لیا ہے۔ جو احمدی لیتے ہیں۔ یعنی تاخر و تقدم زمانی کا ختم نبوت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ خاتم النبیین کا لفظ مقام مدح میں ہے۔

اگر بالفرض بعد خاتم النبیین کوئی نبی پیدا ہوا۔ تب بھی خاتمیت محمدیہ میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

(تحذیر الناس خلاصہ صفحہ ۲۸)

یہ تو ہمارے زمانے کے ایک ایسے عالم اسلام کا ختم نبوت کے متعلق عقیدہ ہے۔ اب ہم صرف ایک دو مثالیں دوسرے علماء کی بیان کر دیتے ہیں:۔

(۱) امام ملا علی قاری جو حنفی فرقہ کے ایک بلند پایہ امام گزرے ہیں۔ اپنی کتاب موضوعات کبیر میں یہ لکھ کر کہ اگر ابراہیم (یعنی فرزند آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) اور عمرؓ زندہ رہتے۔ اور نبی بن جاتے۔ تو وہ دونوں آپ کے پیرو ہوتے فرماتے ہیں فلا یناقض قولہ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یأتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ و لم یکن من امتہ۔
یعنی خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو آپ کی ملت و شریعت کا منسوخ کرنے والا ہو۔ اور آپ کی امت سے نہ ہو۔

(۲) مولانا جلال الدین رومی مثنوی میں فرماتے ہیں

پیشہ، اش اندر ظہور و در کمون
اھد قومی انھم لا یعلمون
باز گشتہ از دم او ہر دو باب
در دو عالم دعوت او مستجاب
بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

ترجمہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیشہ مبارک خلوت و جلوت میں یہی تھا کہ آپ خدا سے اپنی قوم کے لئے ہدایت طلب کرتے تھے۔ آپکی تشریف آوری سے دین و دنیا کے دروازے کھل گئے۔ اور آپ کی دعا دونوں جہانوں میں مقبول ہوئی۔ یعنی اس عالم میں بھی لوگوں کے لئے شفیع ٹھہرے اور آخرت میں بھی پس روحانی فیض کی سخاوت کی وجہ سے آپ خاتم النبیین ہوئے روحانی فیض رسانی میں آپ کی مثل نہ پہلے کوئی کامل انسان اور کامل نبی ہوا۔ نہ آئندہ ہو گا۔ اے دوست جب کوئی شخص کسی صنعت میں دسترس کامل کر کے درجہ کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ تو کیا یہ اس کے متعلق یہ نہیں کہتا۔ کہ اس پر کاریگری ختم ہے۔

۳۔ حضرت امام محمد طاہر نے تکملہ مجمع بحار الانوار میں حضرت عائشہ رضی کا ۔۔۔۔۔ قول نقل کر کے حدیث لا نبی بعدی کے یہ معنے لکھے ہیں اراد لا نبی ینسخ شرعہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس قول سے یہ مراد ہے کہ آپ کے بعد ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو حضور علیہ السلام کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔

۴۔ شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳ میں آنحضرت صلعم کی حدیث کی تشریح میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ آپ کے بعد ایسا نبی کوئی نہیں ہو گا جو آپکی شریعت کے مخالف ہو۔ بلکہ جو بھی ہو گا وہ آپ کی شریعت کے ماتحت ہو گا

(۵) علامہ السید شریف محمد بن رسول الحسینی البرزنجی جن کا شمار مجددین میں کیا گیا ہے۔ اپنی کتاب ”الاشاعۃ لاشراط الساعۃ میں امام ملا علی قاری کا یہ قول نقل فرماتے ہیں اما حدیث لا وحی بعدی فباطل لا اصل لہ نعم ورد لا نبی بعدی و معناہ عند العلماء لا یحدث بعدہ نبی بشرع ینسخ شرعہ یعنی یہ حدیث کہ میرے بعد وحی نہیں باطل اور بے اصل ہے ہاں لا نبی بعدی آیا ہے۔ جس کے معنے علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی پیدا نہ ہو گا۔ جو ایسی شریعت لائے۔ جس سے آنحضرتؐ کی شریعت منسوخ ہو جائے۔

ان مثالوں کی موجودگی میں جناب مولانا عبدالحامد بدایونی فرمائیں کہ ان کے ان الفاظ کی کیا حقیقت رہتی ہے کہ

صرف وہی فرقے گروہ مسلمان کہلانے کا حق رکھتے ہیں جو ان بنیادی اصولوں (ختم نبوت وغیرہ) پر متفق ہیں۔

مولانا فرمائیں کہ کیا

* (۱) مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دیوبند
* (۲) امام ملا علی قاریؒ حنفی
* (۳) مولانا جلال الدین رومیؒ
* (۴) حضرت امام محمد طاہرؒ
* (۵) شیخ محی الدین ابن عربیؒ
* (۶) علامہ السید شریف محمد بن رسول الحسینی البرزنجی مجددؒ

مسلمان تھے یا نہیں؟

کیا اب بھی مولانا عبدالحامد صاحب یہ دعوے کر سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے تمام گروہ اور فرقے ”ختم نبوت“ کے اس معنے پر متفق ہیں۔ جو وہ خود کرتے ہیں کہ حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

اس لئے کیا ہمارا یہ مطالبہ جائز نہیں ہے۔ کہ پیشتر اس کے کہ کوئی مولوی صاحب جماعت احمدیہ کے عقیدہ ”ختم نبوت“ کی بناء پر جو علماء کبائر محولہ بالا کے عقیدہ کے مطابق ہے۔ کفر و ارتداد کا فتوے لگائیں۔ اور ان کو خارج از اسلام قرار دیں۔ انہیں پہلے ان علمائے کبائر پر کفر و ارتداد کا فتوے لگانا چاہیئے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ تو پھر ان کا کیا حق ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کو اس کے عقیدہ کی بناء پر کافر و مرتد قرار دیں؟

کیا ہر ایک مرتد کی سزا قتل ہے؟

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور)

آج کل کا مسلم علمی اور عملی دونوں لحاظ سے حقیقی مسلم سے دور کی بھی نسبت نہیں رکھتا۔ اول تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق و تعلّم لغیر الدین (حدیث) علم دین کی طرف توجہ ہی نہیں رہی۔ اگر بعض لوگوں کو کچھ میلان بھی ہے۔ تو اس کی غرض بھی روحانی اصلاح نہیں جو مذہب کی جان ہے۔ بلکہ اس کا مقصد بھی عموماً یہی ہوتا ہے۔ کہ نام پیدا کیا جائے۔ اور عزت اور دولت حاصل ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس صورت میں ان لوگوں کو ان لوگوں سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔ جو اپنی زندگیاں اسلام کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ جنہیں رات اور دن علم دین کی دھن تھی۔ جو معمولی علمی بات کے لئے دہاکوں سینکڑوں میل کا سفر طے کرنا غنیمت سمجھتے تھے۔ اور پھر عمل کو علم کا زیور اور حسن یقین کرتے تھے۔

مادیت پرست لوگوں کی ریس اور نقل میں مسلمان صرف نعرے لگا دینا ہی کامیابی کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ زیادہ جرأت کی۔ تو کفر کا فتویٰ دیدیا۔ اس سے زیادہ جرأت ہوئی۔ تو دوسرے کو واجب القتل ٹھہرا دیا۔ مسلمانوں کا میدان عمل یہی ہے۔ اور علماء اور لیڈر بھی سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ اسلام کی کامیابی صرف "بزور شمشیر" ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ان کی نظر جب اٹھتی ہے۔ تو صرف مادی اوزار کی طرف۔ اور جب انہیں کچھ ابھرنے کا خیال آتا ہے۔ تو وہ اس یقین کے ساتھ کہ ہڑتالیں کی جائیں۔ بغاوتوں پر زور دیا جائے۔ اور حریف کو تہس نہس کر دیا جائے۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ مادی سامان دشمنوں کے پاس اتنا ہے۔ کہ وہ اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ بھلا چند بندوقیں اور رائفلیں ان کے مقابلہ میں کیا کام دے سکتی ہیں۔ پھر وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالےٰ نے ان سے یہ ہتھیار چھین کر اغیار کے ہاتھوں میں دے دیئے ہوئے ہیں۔ تاکہ مسلمان ان ہتھیاروں کی طرف متوجہ ہوں۔ جو ان کے اصلی ہتھیار ہیں۔ یعنی تبلیغ اسلام اور دعا اور قربانی۔ انہی ہتھیاروں سے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے کامیابی حاصل کی تھی۔ اور انہی ہتھیاروں سے اب بھی حقیقی کامیابی ہو سکتی ہے۔

ہر کافر گردن زدنی:۔ تبلیغ اسلام۔ دعا اور قربانی ایسے حربے ہیں۔ کہ جن سے دشمن بآسانی سر ہو سکتا ہے۔ اور سر ہونے کے بعد پھر وہ ہمارا بھائی بن سکتا ہے۔ تلوار تباہی و بربادی کینہ و بغض اور جذبۂ انتقام اور نفاق کے سوا اور کیا فائدہ دے سکتی ہے۔ کیا اسلام اجازت دیتا ہے۔ کہ تباہی و بربادی کی تخم ریزی کی جائے۔ کیا اسلام پسند کرتا ہے۔ کہ کینہ و بغض کا بیج بویا جائے۔ کیا اسلام کا یہی مقصد ہے۔ کہ اسلام میں ایسے لوگ داخل ہوں۔ جن کے دل جذبۂ انتقام اور نفاق سے پُر ہوں۔ اگر ایسا نہیں اور ہرگز نہیں تو جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہر کافر گردن زدنی ہے۔ ان کا فتویٰ یقیناً اسلام کے منشاء کے بالکل خلاف ہے۔

لکھا ہے۔ "وکان العلة الموجبة للقتل عنده انما هي الكفر فوجب ان تطرد هذه العلة في جميع الكفار" (بداية المجتهد جلد ۱ صفحہ ۲۲۷ کتاب الجهاد) مطلب یہ کہ امام شافعیؒ کے نزدیک وہ بات جس کی وجہ سے ایک شخص واجب القتل ٹھہرتا ہے۔ وہ کفر ہے۔ اور چونکہ تمام کفار میں یہ علت پائی جاتی ہے۔ اس لئے ان کا قتل ضروری ہوا۔

پھر مال لوٹنے کے متعلق بھی کفر ہی کو وجہ قرار دیا گیا ہے۔ لکھا ہے۔ "والاصل ان المبيح للمال هو الكفر وان العاصم له هو الاسلام۔ (بداية المجتهد جلد ۱ صفحہ ۲۳۶) کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ کفار کے مال کو لوٹنا ان کے کفر کی وجہ سے جائز قرار دیا گیا ہے۔ اور اس لوٹ سے صرف اسلام ہی اسے بچا سکتا ہے۔

یہ دو حوالے اس امر کا کھلا ثبوت ہیں۔ کہ علماء کے نزدیک ہر کافر گردن زدنی ہے۔ اور ہر کافر کا مال لوٹنا جائز ہے۔ اس کی جان اسی وقت محفوظ رہ سکتی ہے۔ جبکہ وہ مسلمان ہو جائے اور اس کا مال بھی اسی صورت میں بچ سکتا ہے۔ جبکہ وہ اسلام کے سامنے سر جھکا دے۔

کیا یہی وہ تعلیم ہے۔ جس پر مسلمان فخر کر رہے ہیں۔ کیا یہی وہ اصل ہے۔ جس پر اسلام کی کامیابی کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نمونہ یہی ہے۔ اور کیا خلفائے راشدین نے ایسا ہی کر کے دکھایا ہے۔ حاشا وکلّا۔

وہ اسلام جس نے علی الاعلان کہا تھا۔ لا اکراہ فی الدین۔ (سورۃ البقرہ آیہ ۲۵۶) کہ دین میں جبر جائز نہیں۔ وہ اسلام جس نے وضاحت فرما دی تھی۔ فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر (سورۃ الکہف آیہ ۲۹) کہ جو چاہے مومن بنے اور جو چاہے کافر بنے۔ اور وہ اسلام جس نے کفار کو مخاطب کرتے ہوئے اظہار فرمایا تھا۔ لکم دینکم ولی دین (سورۃ الکافرون) کہ تمہارے دین کا نفع نقصان تمہیں پہنچیگا اور میرے دین کا نفع و نقصان مجھے پہنچیگا۔ کیا وہ یہ حکم دے سکتا ہے۔ کہ بزور شمشیر کفار کو مسلمان بناؤ۔ اگر وہ اسلام اختیار نہ کریں۔ تو ان کی گردنیں اڑا دو۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ وہ ہرگز ایسا حکم نہیں دے سکتا۔ کیونکہ یہ حکم اس کے شایانِ شان نہیں۔ بلکہ اسکی توہین کرنے والا اور اسکی خوبیوں پر پردہ ڈالنے والا ہے۔

امام مہدی اور قتل و غارت۔ مسلمان جن کی نظر سے اسلام کا دلکش حسن اوجھل ہو چکا ہے۔ جو ہر قسم کی ترقی سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ اور اب یاس و ناامیدی کے لاعلاج مرض میں مبتلا ہیں۔ وہ حضرت امام مہدی اور مسیح موعود کے متعلق بھی نازیبا خیالات میں مبتلا ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسیح موعود بھی تلوار سے ہی کام لے گا۔ "ولا يقبل من احد الا الاسلام او القتل" (تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۱۶ مطبوعہ مصری) کہ وہ کسی سے کچھ قبول نہ کرے گا۔ سوائے اسلام کے یا قتل کے۔ یعنی یا تو کفار مسلمان ہو جائیں گے یا پھر ان کے سر تن سے جدا کر دیئے جائیں گے۔ کفار تو کفار مسیح علیہ السلام کو ان مسلمانوں کے نزدیک تلوار چلانے کا اس قدر شوق ہوگا۔ کہ وہ جنگل کے خنزیروں اور تمام بندروں کو بھی قتل کر کے چھوڑیں گے لکھا ہے:۔

"اما سپرت وے پس بکوبد صلیب را و بکشد خوک و بوزنہ را۔" (حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۶)

کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کام یہ ہوگا۔ کہ وہ صلیبوں کو توڑ دیں۔ اور سؤروں اور بندروں کو قتل کر دیں۔"

اب بتایئے کہ کیا یہ کسی نبی کے کام ہیں؟ اگر تمام خنزیر اور بندر واجب القتل تھے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ پہلے انبیاء کو بھی ایسا حکم دیا جاتا۔ تاکہ عیسیٰ علیہ السلام کا بوجھ کچھ تو ہلکا ہوتا۔ انہیں دوبارہ آمد پر صرف سات سال کی مہلت دی جائے گی۔ (حدیث مسلم از ابن عمرو حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۸) اس میں ہی انہوں نے تمام روئے زمین کے کفار کو مسلمان بنانا ہے۔ یا قتل کرنا ہے۔ اور اس میں ہی تمام روئے زمین کے سؤروں اور بندروں کو ذبح کرنا ہے۔ اور اس میں ہی تمام روئے زمین کے گرجوں کی تمام صلیبوں کو توڑ کر رکھ دینا ہے۔ پھر کمال یہ ہے۔ کہ مسلمان یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ اس کا سانس وہاں تک پہنچیگا جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہے۔ اور کہ جس جس کافر تک اس کا سانس پہنچے گا۔ وہ وہیں مٹی کا ڈھیر ہو جائے گا۔ پھر قتل کی نوبت کیسے آئے گی؟

ناامید اور ہر بات کو ظاہر پر محمول کرنے والوں کی حالت ایسی ہی ہوتی ہے۔

یہ خیالات ہیں۔ جو مسلمان مسیح موعود کے متعلق رکھتے ہیں۔ مگر ان کی پست اخلاقی اور دنیاداری کا مظاہرہ ان باتوں سے اور زیادہ ہوتا ہے جو وہ مہدی علیہ السلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مہدی آئے گا۔ تو زمین کے تمام خزانے مسلمانوں میں تقسیم کرتا چلا جائے گا۔ اور اتنا مال تقسیم ہوگا۔ کہ تمام مسلمان مالامال ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ ان میں سے کوئی شخص اور مال قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ یہ خیالی پلاؤ ہیں۔ جو احادیث نبویہ کو ظاہر پر محمول کر کے پکائے جا رہے ہیں۔ مگر بعض ایسے گندے خیالات بھی ان کے دماغ پر حاوی ہیں۔ جن کا صحیح احادیث میں نام و نشان نہیں ملتا۔ اور ان کے درج کرنے سے قلم تھرتھراتا ہے۔ مگر اس لئے کہ مسلمانوں کے خیالات کا صحیح اندازہ کیا جا سکے میں ایک حوالہ درج کر ہی دیتا ہوں۔ لکھا ہے۔

يقتلون بها اربع مائة الف مقاتل ويفتضون بها سبعين الف بكر۔ (مختصر التذكرة القرطبية صفحہ ۱۳۲)

یعنی امام مہدی کے ساتھی مسلمان رومیہ شہر میں چار لاکھ جنگجو کافر کو قتل کریں گے۔ اور ستر ہزار کنواری لڑکیوں کو گندہ کریں گے۔"

جو قوم اس قدر گر چکی ہو۔ جس کے خیالات اس قدر پست ہو چکے ہوں۔ جو خدا کی رحمت سے قطعاً مایوس ہو چکی ہو۔ جو اپنی علمی و عملی قوت کلیتہً کھو چکی ہو۔ جو صرف اور صرف مادیت پر بھروسہ رکھتی ہو۔ بھلا اس کے خیالات ایسے نہ ہوں تو اور کیسے ہوں۔

ہر مرتد کی سزا قتل ہے؟ یہ لوگ اپنی کامیابی کا ذریعہ یہی سمجھتے ہیں کہ اپنے مخالف کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ حالانکہ چند کفار کو قتل کرنے سے کفر دنیا سے نہیں مٹ سکتا۔ کفر اگر حقیقی طور پر مٹ سکتا ہے۔ تو صرف اور صرف اسلام کی خوبیاں بیان کرنے سے۔ دلائل عقلیہ پیش کرنے سے اور نیک نمونہ دکھانے سے۔ اسلام بدی کا دشمن ہے۔ پس ہمیں بدی کو کاٹنا چاہیئے۔ نہ کہ بد انسان کو۔ اگر بد لوگوں کو کاٹنا اسلام کا مقصد ہوتا۔ تو ایمان لانے والے کہاں سے آتے۔ اسلام نے کفار کو کفر سے نجات دی۔ بداعمال انسانوں کو بدی سے رہائی بخشی۔ اور ان میں قوت علمی و عملی پیدا کر کے شاہراہ ترقی پر گامزن فرمایا۔ اس طرح وہ روحانی عالم کے چمکتے ستارے بن گئے۔ یہ ہے اسلام کا حقیقی کام۔ مگر یہ کام شاید آجکل کا ہی شمار نہ ہو۔ کیونکہ مسلمانوں کی نظر اس زمانہ میں آسمان کی طرف نہیں اٹھتی۔ ان کے دل گداز نہیں ہوتے۔

(باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

تاریخ احمدیت کے واقعات، الہامات اور نشانات
سماوی کی روشنی میں

از مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد ربوہ

یکم مئی ۱۹۰۵ء عالم کشف میں ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اس کے سر پر لکھا ہوا ہے المبارک پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہوا بدکتہ نائکن لا علے ھذا المرحل اس کے بعد ایک رویا ہوا کہ میں ردت کو اٹھا ہوں۔ پہلے بشیر احمد۔ شریف احمد نے۔ پھر میں آگے جاتا ہوں کہ پیرے والوں کو دیکھوں تو میں کہتا ہوں یا کوئی کہتا ہے۔ اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۲)

۲ مئی ۱۹۰۳ء فرمایا کچھ دن ہوئے کہ میں بیماروں کے لئے دعا کرتا تھا ایک شخص کے لئے خاص طور سے دعا کی دیکھا کہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر یہ الہام ہوا کہ آثار صحت مگر تصریح بالکل نہیں کہ یہ الہام کس کی نسبت ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۴۴۴)

۳ مئی ۱۹۰۵ء صبح کے وقت لکھا ہوا دکھایا گیا

آہ نادر شاہ کہاں گیا

ان الفاظ وحی سے مفہوم ہوتا ہے کہ کوئی مسلمان بادشاہ جو نادر شاہ کہلاتا ہو گا۔ کسی اچانک اور ہولناک حادثہ سے وفات پائے گا۔ اور یہ حادثہ مسلمانوں کے لئے بہت بڑے صدمہ کا موجب ہوگا۔ جس کی وجہ سے ان کے منہ سے حسرت واندوہ کے ساتھ "آہ نادر شاہ کہاں گیا" کے الفاظ نکلیں گے۔

اس پیشگوئی کے مطابق ۸ ر نومبر ۱۹۳۳ء کو عین دن کے وقت نادر شاہ شاہ افغانستان کو ایک شخص عبد الخالق نے سینکڑوں آدمیوں کی موجودگی میں قتل کر دیا۔ اور اس طرح پر نادر شاہ کی بے وقت اور اچانک موت سے نہ صرف افغانستان بلکہ تمام دنیا کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ کہلائے

آہ نادر شاہ کہاں گیا

تذکرہ صفحہ ۵۰۲ و ۵۰۳

۴ ر مئی ۱۹۰۶ء الہام۔ انی مع الاکرام لولاک لما خلقت الافلاک

تذکرہ صفحہ ۵۵۳

۵ ر مئی ۱۹۰۶ء الہام پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

اس الہام کے بعد پھر موسم بہار میں سردی اور برف متواتر پڑ رہی ہے۔ اخبارات میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ تذکرہ ۵۵۴

۶ مئی ۱۹۰۶ء الہام۔ ولا تکلمنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون

ترجمہ ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں۔ یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم وغموم میں لگ کر دین کے پہلو سے لاپرواہ ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں رہیں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلے گا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں) میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم وغموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اور دین کی فکر اور غم سے لاپرواہ ہیں گویا خدا تعالے مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کیلئے دعا مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا۔ ان کی دنیا بھی مرے گی۔ ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ کہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ جو بظاہر جماعت میں ہیں۔ مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے خلاف ہے

(تذکرہ صفحہ ۵۵۵)

۷ ر مئی ۱۹۰۶ء الہام کلیسیا کی طاقت کا نسخہ (تذکرہ صفحہ ۵۵۶)

۹ ر مئی ۱۸۸۳ء کو نواب صدیق حسن خاں صاحب کی نسبت الہام ہوا

"سر کوبی سے اسکی عزت بچائی گئی"

(تذکرہ صفحہ ۱۲۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷ پر فرماتے ہیں کہ "نواب صدیق حسن خاں ... نے غیر قوموں کو صرف مہدی کی تلوار سے ڈرایا اور آخر پکڑے گئے اور نواب ہونے سے معطل کئے گئے اور بڑی انکسار سے میری طرف خط لکھا کہ میں ان کے لئے دعا کروں۔ تب میں نے اسکو قابل رحم سمجھ کر اس کے لئے دعا کی تو خدا تعالے نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

سر کوبی سے اس کی عزت بچائی گئی

آخر کچھ مدت کے بعد ان کی نسبت گورنمنٹ کا حکم آ گیا کہ صدیق حسن خاں کی نسبت نواب کا خطاب قائم ...

۱۰ ر مئی ۱۹۰۷ء الہام دخت کرام متعلق حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ۔

(الحکم ۱۰ ر مئی ۱۹۰۷ء)

۱۱ ر مئی ۱۸۸۳ء الہام "پاس ہو جائیگا"

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے جب تحصیلداری کا امتحان دیا۔ تو دعا کے لئے حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور لکھا۔ حضور نے کراہت سے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ دنیا کے معاملہ کے متعلق دعا کرانے کی درخواست کیوں کی۔ بعد میں آپ کو الہاماً بتلایا گیا کہ مرزا سلطان احمد صاحب کامیاب ہو جائیں گے۔ چنانچہ وہ پاس ہو گئے۔ (مفصل دیکھو الحکم ۲۴ ر ستمبر ۱۸۹۹ء)

۱۲ ر مئی ۱۹۰۷ء فرمایا۔ بعد اس کے مجھے دکھلایا گیا کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور خوشی پھیل گئی ہے۔ اور لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں۔ جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلا دے بعد اس کے الہام ہوا

اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے۔ جو ملک میں پھیلے گی ویل یومئذ للمکذبین

(۲) کئی نشان ظاہر ہوں گے (۳) کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہوں گے (۴) ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔ (۵) وہ قیامت کے دن ہوں گے۔ (۶) زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہو گی۔ (۷) ایک ہولناک نشان

یعنی ان میں ایک ہولناک نشان ہو گا۔ شاید وہ زلزلہ ہو جس کا وعدہ ہے۔ یا آسمان سے کوئی اور نشان ظاہر ہو یا طاعون قیامت کا نمونہ دکھلا دے۔

پھر خدا تعالے مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے

(۱) میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی۔ اللہ رحم کریگا

(۲) واللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین

(۳) اعیناک

۱۳ مئی ۱۹۰۷ء شریف احمد کی خطرناک بیماری کی حالت میں الہام ہوا۔ عسٰی اللہ علے خلاف التوقع

یعنی اللہ تعالے حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو امید سے بڑھ کر عمر دے گا۔

(تذکرہ صفحہ ۶۶۶)

۱۳ ر مئی ۱۹۰۳ء منارۃ المسیح کی تعمیر کو روکنے کے لئے قادیان بعض ہندو آریہ لوگوں نے ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو درخواست دی جو نامنظور ہوئی۔ الحکم ۱۰ ر جون ۱۹۰۳ء

۱۴ ر مئی ۱۹۰۵ء الہام۔ سلام قولاً من رب رحیم۔ تذکرہ صفحہ ۵۰۵

۱۵ ر مئی ۱۹۰۸ء الہام ڈرو مت مومنو

اس الہام کا تعلق حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات سے ہے (تذکرہ صفحہ ۶۹۲)

۱۶ ر مئی ۱۹۰۷ء الہام انی معک ومع اھلک کمثلک درلا یضاع

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء)

۱۷ مئی ۱۹۱۰ء۔ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے چار طالب علم الیف اے کے امتحان میں شریک ہوئے۔ جن میں تین پاس ہو گئے یہ نتیجہ پنجاب بھر میں اول درجہ کا رہا۔

۱۸ ر مئی ۱۹۰۷ء رؤیا میں دیکھا کہ کوئی شخص طاعون کے متعلق کہتا ہے "اب تک پیچھا نہیں چھوڑتی"۔

(۲) الہام ہوا "زندگی کے آثار"

اس وحی الہٰی کے تھوڑی دیر بعد سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب کا مدراس سے تار آیا۔ جس میں سیٹھ صاحب کی بیماری میں افاقہ کی خبر تھی اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ پہلے خدا کا تار پہنچا۔ اور پیچھے بندوں کا اس الہامی خبر سے صرف یہ سمجھا گیا۔ کہ جس مضمون کا تار روانہ کیا گیا تھا۔ اس مضمون سے خدا نے اطلاع دے دی (تذکرہ صفحہ ۵۵۷)

۱۹ ر مئی ۱۹۰۳ء الہام مجموعہ فتوحات

(تذکرہ صفحہ ۴۶۵)

۲۰ ر مئی ۱۹۰۶ء الہام انی مع الافواج اتیک بغتۃً

(۲) ارید زلزلۃ الساعۃ

(۳) انی احافظ کل من فی الدار

(تذکرہ صفحہ ۵۵۷)

ان الہامات میں طاعون کے نشان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الدّار میں تمام رہنے والوں کی حفاظت کا وعدہ طاعون سے ظاہر فرمایا گیا ہے۔ جو اس زمانہ میں ایک سو کے لگ بھگ تھے اب دیکھو یہ کس قدر عظیم الشان نشان ہے۔ کہ الدار میں رہنے والوں میں سے طاعون کے سالہا سال لمبے عرصہ کے زمانہ میں سب ڈگ بچائے گئے۔ کیا کوئی کاذب ایسا دعوےٰ کر سکتا ہے؟

درخواستہائے دعا

میرا چھوٹا بھائی عزیزم غلام سرور خاں عرصہ سے مرض ٹی بی میں مبتلا ہے۔ احباب کی خدمت میں دردمندانہ التماس ہے کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں۔ نیز دیگر مشکلات سے اللہ تعالے نجات دے۔

(غلام مرتضےٰ خاں شاکر بی۔ ٹی۔ آف تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

(۲) عاجز خود بھی بیمار ہے نیز عاجز کی اہلیہ کچھ عرصہ سے سخت بیمار اور صاحب فراش ہے نیز عاجز کی ہمشیرہ حمیدہ بیگم لاہور میں بعارضہ ٹی بی بیمار اور نازک حالت میں ہے ادھر مالی مشکلات ہیں۔ اسوجہ سے بندہ از حد ...

جماعت اسلامی کے "البیرونی" کا افترا

(مکرم ملک محمد افضل صاحب لاہور)

ضروری نہیں کہ ہم مقالہ نگار کی ہر بات سے متفق ہوں

چند روز گذرے "آفاق" میں میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں میں نے لکھا تھا کہ:-

"مذہبی" اور "لادینی" وغیرہ کی مغربی اصطلاحوں اور اس کے پس منظر کی روایات کے اندھیرے میں ٹامک ٹوئیے مارنے کی کوئی ضرورت نہیں ہماری حکومت مسلمانوں کی حکومت ہوگی۔ اور مسلمان جمہوری بنیاد پر جو حکومت قائم کریں گے۔ وہ اسلامی نہ ہوگی۔ تو اور کیا ہوگی۔ اگر وہ کوئی غیر اسلامی یا کافرانہ حکومت قائم کریں گے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ وہ خود مسلمان نہیں ہیں" ــــ اس پر "جماعت اسلامی" کے اخبار "کوثر" میں کسی صاحب نے جو البیرونی کہلانا پسند فرماتے ہیں۔ خالص مودودی اور نصر اللہ خانی انداز میں تبصرہ کیا ہے۔ اور میرے ساتھ کسی مفروضہ ملاقات کا ذکر کر کے کذب و افترا کی ایسی بساط بچھائی ہے۔ جس کو سن کر ابلیس لعین بھی شرم کے مارے سارسر جھکالے گا۔ مثلاً انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ محمد افضل سے پوچھا گیا۔ کہ اسلامی حکومت کی تعریف جو آپ نے بیان فرمائی ہے۔ اس کی رو سے مثلاً اگر کوئی مسلمان شراب پیئے۔ تو آپ اسے کیا نام دیں گے۔ تو محمد افضل نے کہا کہ "اسلامی شراب" پھر پوچھا۔ اگر کوئی سود لے گا۔ تو جواب ملا کہ "اسلامی سود" وغیرہ ذلک من الخرافات "جماعت اسلامی" کے محررین کا یہ عام شیوہ ہے۔ کہ وہ بحث و نظر میں دیانت کا دامن ہاتھ سے بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔ اور دوسرے شخص کے منہ میں زبردستی نہایت مکروہ و لایعنی کلمات ڈال کر اس کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ "البیرونی" کا یہ سارا بیان خلاف واقعہ اور کذب و افترا کی پوٹ ہے۔ نہ میری ان سے کبھی ملاقات ہوئی۔ نہ انہوں نے مجھ سے کوئی سوالات کئے۔ اور نہ میں نے اس قسم کے لغو و بیہودہ جوابات دیئے۔ لیکن شاید یہ انداز بیان بھی "جماعت اسلامی" کے "ادبیات اسلامی" میں شامل ہو۔ مجھے اس جدید فن بلاغت کے محاسن پر اطلاع نہیں ہے۔

میرا مطلب اس قدر واضح تھا۔ کہ اب مجھے اس کی تشریح کرتے ہوئے تامل ہوتا ہے۔ کیونکہ واضح کی وضاحت بہرحال تحصیل حاصل کی کوشش ہے۔ مسلمانوں کی تمام حکومتیں کم و بیش اسلامی حکومتیں ہی ہوتی ہیں۔ خلفائے راشدین کی حکومت بلند معیار کی اسلامی حکومت تھی۔ کیونکہ جمہور نہایت سچے اور پکے مسلمان تھے۔ امیہ و عباسیہ حکومتیں بھی لازماً اسلامی حکومتیں تھیں۔ جن کے ماتحت اسلامی احکام کی تعمیل اور حدود شرع کا اجرا ہوتا تھا۔ لیکن چونکہ جمہور ذرا کم درجے کے مسلمان تھے۔ لہذا یہ اسلامی حکومتیں بھی خلافت راشدہ کے مقابلے میں کم درجہ کی اسلامی حکومتیں تھیں۔ اب اگر ہم جمہوری بنیاد پر مسلمانوں کی رائے عامہ کے بل پر کوئی حکومت قائم کریں گے۔ تو وہ بھی لازماً اسلامی حکومت ہوگی۔ گو اس درجے کی نہ ہو۔ جیسی پرانی اسلامی حکومتیں تھیں۔ لیکن اگر جمہور مسلمین نے اپنی رائے عامہ سے کوئی ایسی حکومت قائم کر دی۔ جس میں شراب۔ زنا۔ اور قمار جائز قرار دے دیئے گئے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ نہ صرف وہ حکومت غیر اسلامی ہوگی۔ بلکہ اس کو قائم کرنے والے جمہور بھی ہرگز مسلمان کہلانے کے مستحق نہ ہوں گے۔

خدا جانے میرے اس دعویٰ میں کونسا ابہام پایا ہے۔ جس کی رو سے "البیرونی" صاحب نے اسلامی شراب، اسلامی زنا، اسلامی قمار کی پھبتیاں کس کر اپنے اخلاص اسلامی کا ثبوت دیا۔ میری تحریر کا مطلب واضح طور پر یہ ہے کہ "اسلامی حکومت" کے مدارج اسلامی معاشرے کے مدارج پر موقوف ہیں۔ اگر مسلمان اعلیٰ درجے کی اسلامی حکومت اور خلافت راشدہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں لامحالہ صحابہ کرام کی سی زندگی اختیار کرنی ہوگی۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ مسلمان تو منہیات شرعیہ میں منہمک رہیں۔ اخلاق اسلامی سے بیگانہ رہیں۔ اور ان پر خلافت راشدہ جیسی حکومت قائم ہو جائے۔

لیکن جماعت اسلامی کے محررین و مقررین کا مسلک تو یہ ہے۔ کہ حکومت کا کاروبار ملاؤں کے حوالے ہو جانا چاہیئے۔ خواہ مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان نہ بنیں۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ جمہور کے سوا اور کوئی طاقت نہیں جو "جماعت اسلامی" کے ان بزرگوں کو ان کے مصلوں سے اٹھا کر تخت سلطنت پر متمکن کر دے۔ اور جمہور مسلمین کا یہ حال ہے۔ کہ وہ پنجاب کے دو سو ارکان اسمبلی میں صرف ایک کو جماعت اسلامی کے ٹکٹ پر منتخب ہونے کا موقع دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ محمد افضل کا قصور نہیں ہے۔ جمہور مسلمین کو جماعت اسلامی کا مسلک ہی نہایت بے جان اور غرض پرستانہ معلوم ہوتا ہے۔ لہذا وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

میں حضرات جماعت اسلامی کی خدمت میں مودبانہ گذارش کروں گا۔ کہ انہیں چونکہ اسلامیت کا دعویٰ ہے۔ اس لئے لوگ ان سے تہذیب اسلامی اور اخلاق اسلامی کے متوقع ہیں۔ "البیرونی" نے صریح دروغ بافی۔ افترا پردازی اور کج بحثی سے کام لے کر اپنی جماعت کے وقار کو بلند نہیں کیا۔ بلکہ پستی میں گرا دیا ہے۔ لیکن ایک اعتبار سے ان لوگوں کا وجود مملکت کے لئے مفید ہے۔

اس لئے کہ ان طور طریقوں کو دیکھ کر عوام کو یہ یقین ہو گیا ہے۔ کہ ایک مذہبی کہلانے والی جماعت اس صداقت اور للہیت سے قطعاً محروم ہے جس کی توقع اس سے ہو سکتی تھی۔ بلکہ وہ بھی ان تمام شیطانی حربوں سے کام لے رہی ہے۔ جو بعض سیاسی جماعتوں کے آلات کار ہیں۔ لہذا عوام اس جماعت کو بھی ایک "سیاسی جماعت" ہی کے زاویہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور بالکل صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ کہ یہ جماعت منافق اور ناقابل اعتبار ہے۔

سو فی صدی چندہ حفاظت مرکز پورا کرنیوالے احباب

جن دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی پورے کر دیئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اجر عظیم عطا کرے۔ بقایا دار احباب اپنے وعدے جلد پورے کر کے عند اللہ ماجور ہوں

نمبر شمار	نام معہ پتہ جات ادا کنندگان	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپیہ
۱۱۷۷	بشیر احمد صاحب اکونٹنٹ ترمیوں ہیڈ ورکس جھنگ	-	-	۱۱۲
۱۱۷۸	کرنل چوہدری نظام الدین صاحب بنچ گرائیں ضلع سیالکوٹ	-	-	۸۰۰
۱۱۷۹	ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ سندھ	-	-	۸۰
۱۱۸۰	ہمشیرہ صاحبہ بابو فخر الدین صاحب گجرات	-	-	۱۰
۱۱۸۱	مولوی عبد الغنی صاحب چک ع ۱۲۷ بہلول پور ضلع لائل پور	-	-	۱۵۰
۱۱۸۲	مولوی عبد السلام صاحب " " "	-	-	۱۵۰
۱۱۸۳	چوہدری عبد المالک صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار چک ۱۲۷ بہلول پور ضلع لائلپور	-	-	۱۴۱
۱۱۸۴	میاں عبد الرحیم صاحب صراف جڑانوالہ ضلع لائل پور	-	-	۸
۱۱۸۵	مستری محمد شریف صاحب مہاجر " " "	-	-	۵
۱۱۸۶	میاں اللہ دتہ صاحب گوجرہ	-	-	۳۲
۱۱۸۷	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ چک ۶ شمالی سرگودھا	-	-	۱۰
۱۱۸۸	کرنل ملک سلطان احمد خان صاحب معہ بیگم صاحبہ کوٹ فتح خان	-	-	۱۴۰۰
۱۱۸۹	چوہدری عبد العزیز صاحب کوٹ فتح خان	-	-	۱۰۰
۱۱۹۰	پیر محمد اکبر صاحب کوٹ فتح خان	-	-	۷۷
۱۱۹۱	چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال تحریک جدید	-	-	۱۰۰
۱۱۹۲	مکرم فضل حسین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	-	-	۵۴
۱۱۹۳	مولوی خلیل الرحمٰن صاحب دفتر وکیل التبشیر تحریک جدید	-	۸	۲۲
۱۱۹۴	غلام محمد صاحب ولد بابا فقیر محمد سابق دار العلوم	-	-	۱۰۰
۱۱۹۵	مستری محمد اسمٰعیل صاحب "	-	-	۲۰
۱۱۹۶	محترمہ امیر بیگم صاحبہ بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم "	-	-	۴۶
۱۱۹۷	عبد الواحد خان صاحب "	-	-	۵۵
۱۱۹۸	چوہدری غلام حسین صاحب سفید پوش سابق دار الفضل	-	-	۲۶۲۵
۱۱۹۹	شیخ محمد حسین صاحب پنشنر سابق دار الفضل	-	-	۵۰
۱۲۰۰	عبد القادر صاحب دہلوی سابق دار الفضل	-	-	۸۵
۱۲۰۱	چوہدری محمد بوٹا صاحب سابق دار الفضل	-	-	۱۰۰
۱۲۰۲	محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی سابق دار الفضل	-	-	۸۰
۱۲۰۳	اہلیہ صاحبہ فضل حسین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	-	۸	۳
۱۲۰۴	بھائی غلام قادر صاحب سیالکوٹی سابق دار الفضل	-	۱	۲۱
۱۲۰۵	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی "	-	-	۲۰۰

کیا ہر ایک مرتد کی سزا قتل ہے؟ (بقیہ صفحہ ۲)

اور نہ ہی ان کی جبینیں آستانہ الوہیت پر جھکنا پسند کرتی ہیں بس انہیں صرف اور صرف ایک صورت نظر آتی ہے۔ کہ اپنے مخالفین کا سر قلم کر دو۔ ان کے اموال پر قابض بن جاؤ۔ اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بناؤ۔

مرتد کی سزا قتل بھی اسی ذہنیت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ قرآن کریم میں اس سزا کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ احادیث کہ جن میں مرتد کی سزا قتل بیان ہوئی ہے۔ اگر انہیں یکجائی نظر سے دیکھا جائے۔ تو صریح بیان کرتی ہیں۔ کہ وہ مرتد جو اللہ اور اس کے رسول سے محاربہ کے لئے کھڑے ہوں۔ انہیں قتل کیا جائے۔ مگر ہمارے بعض مسلمان اس فتویٰ پر مصر ہیں۔ کہ ہر ایک مرتد واجب القتل ہے۔ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی ہی میں مسلمانوں کو حکومت عطا فرما دی تھی۔ اور اس لئے کہ اس وقت کفار مسلمانوں سے برسرِ پیکار تھے۔ اسلام سے ارتداد کے یہ معنے تھے۔ کہ وہ شخص اسلام کا دشمن ہے۔ اور وہ یقیناً مسلمانوں کو اور اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ مگر باوجود اس کے پھر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تصریح فرما دی۔ کہ قتل صرف ان لوگوں کی سزا ہے۔ جو مسلمانوں کو قتل اور تباہ و برباد کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔ تا کہ وہ مرتد جو اسلام سے برسرِ پیکار نہ ہوں۔ صرف اختلافِ مذہب کی بناء پر قتل نہ ہوں۔ چنانچہ جن مرتدین کو قتل کی سزا دی گئی۔ وہ سب ایسے تھے۔ جو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے یا فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے میں نمایاں حصہ لے رہے تھے۔

اس کے برعکس ایسے لوگوں کا بھی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ جو مرتد ہوئے۔ مگر انہوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنا یا جنگ کرنے والوں میں شامل ہونا مناسب نہ سمجھا۔ سو ان لوگوں کو قتل کی سزا نہیں دی گئی۔ بلکہ روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کے قتل سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا الا الذین یصلون الیٰ قوم بینکم وبینھم میثاق (سورۃ النساء آیہ ۹۰) ترجمہ:۔ ان لوگوں کو مت قتل کرو۔ جو ایسی قوم سے مل جاتے ہیں۔ جو تم سے صلح کا معاہدہ کر چکی ہے۔

اس آیت میں جن لوگوں کے قتل سے منع فرمایا گیا ہے۔ ان کے متعلق تفاسیر میں لکھا ہے۔

وھم قوم ھلال الاسلمیون وبنو بکر نھی اللہ عن قتال ھؤلاء المرتدین اذا اتصلوا باھل عھد المسلمین لان من انضم الیٰ قوم ذوی عھد فلہ حکمھم فی حقن الدم (تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۴۷۶ مصری)

یعنی اس آیت میں ہلال کی قوم اسلمیوں اور بنی بکر کا ذکر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان مرتد لوگوں سے جنگ کرنے کی ممانعت فرمائی۔ جبکہ وہ ان لوگوں سے جا کر مل گئے۔ جن کا مسلمانوں سے صلح کا معاہدہ ہو چکا تھا۔ کیونکہ جو شخص ایسی قوم سے مل جائے۔ جو مسلمانوں سے صلح کا عہد کر چکے ہوں۔ تو معاہد قوم کے افراد کی طرح اسے بھی قتل کرنا جائز نہیں۔"

اس حوالہ سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

اول کہ ہلال کی قوم "الاسلمیون" اور "بنو بکر" مرتد تھے

دوم ان کا قتل جائز نہیں قرار دیا گیا۔ کیونکہ وہ ایسے لوگوں سے جا ملے تھے۔ جو مسلمانوں سے صلح کا عہد کر چکے تھے۔

اگر ہر مرتد کی سزا قتل ہوتی۔ تو اسلمی لوگ اور بنی بکر سب تہ تیغ کر دیئے جاتے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ وہ اس لئے کہ ایک معاہد قوم سے مل گئے۔ اور جنگ سے باز رہے۔ قتل سے محفوظ رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے قتل سے منع فرما دیا۔

پس ادھر احادیث میں وضاحت کہ محارب مرتد کو قتل کی سزا دی جائے۔ ادھر یہ واقعہ کہ جو لوگ مرتد ہو کر جنگ اور قتل و غارت سے باز رہے مسلمانوں کی تلوار سے محفوظ رہے۔ اور اسی طرح محفوظ رہے۔ جس طرح دوسرے معاہد کفار ثابت کرتا ہے کہ ہر مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔ بلکہ سزائے قتل صرف ان مرتدین سے مخصوص ہے۔ جو اسلام سے نکل کر پھر اہل اسلام سے برسرِ پیکار ہوئے۔ اور ان کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے آلودہ ہوئے۔ یا آلودہ ہونے کے آخر تک متمنی رہے۔ چونکہ اس مسئلہ پر الفضل میں اور پھر الفرقان میں کافی مدلل بحث ہو چکی ہے۔ اس لئے میں اپنے اس مضمون کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا۔

درخواست دعا:۔ میرے نانا جان قبلہ چودھری نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں) شدید امراض دمہ فالج۔ دل کی دھڑکن اور درد کمر وغیرہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور صاحب فراش ہیں۔ اور اب چارپائی سے اٹھ بھی نہیں سکتے۔ صحابہ کرام درویشان قادیان۔ خاندان اقدس اور جمیع بزرگان ملت درد دل سے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (خاکسار قریشی بصیر الدین جمیل)

نفع مند کام

میرے اشتہار کے سلسلہ میں جن دوستوں نے نفع مند کام پر روپیہ لگانے کی پیشکش کی تھی۔ ان میں سے بعض کو لکھا گیا تھا۔ کہ وہ روپیہ جلد بھیج دیں۔ اب بذریعہ اشتہار ہذا ان کو انہیں اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ ان کی طرف سے ۳۰ جون ۵۲ء تک روپیہ آجانا چاہیئے۔ ورنہ ہم اور انتظام کر لیں گے۔ (ناظر بیت المال)

دعائے مغفرت: ۱۴ اپریل ۵۲ء کی صبح کو میری والدہ محترمہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ ماجدہ نہایت نیک، پرہیزگار اور عبادت گزار تھیں۔ اگر ہم میں سے کسی کو نماز چھوڑتے دیکھ لیتیں۔ تو ناراض ہوتیں۔ اور اگر ہم بہن بھائیوں میں سے کسی کو کوئی فضول رسالہ یا ناول پڑھتے دیکھ لیتیں تو کہتیں۔ کہ دیکھو تمہارے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں موجود ہیں۔ وہ پڑھو۔ جن سے کچھ فائدہ حاصل ہو۔ لغو کتابیں مت پڑھا کرو۔ نفل پڑھتیں اور روزے رکھتیں۔ اگر خاکسار کبھی کراچی۔ پنجاب یا کہیں دور تھوڑے دنوں کے لئے چلا جاتا۔ تو پیچھے روزے رکھتیں اور نفل پڑھتیں اور دعائیں کرتی رہتیں۔ وفات کے وقت والدہ صاحبہ کی عمر ۶۵ برس کی تھی۔ جب کبھی حضور سندھ تشریف لاتے۔ تو فوراً زیارت کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں۔ اور جب تک یہاں تشریف فرما رہتے حضور کے قریب رہنے کی کوشش کرتیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کر سکتیں۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان صحابہ کرام اور جماعت کے دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (خاکسار شریف احمد داجوری کنری سندھ)

مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور بھارت کے اختلافات کم ہوگئے؟

نیویارک ۱۳ جون۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر کے متعلق سمجھوتہ کرانے کی کوششوں کے ضمن میں ڈاکٹر گراہم نے جب سے فریقین کے ساتھ بات چیت شروع کی ہوئی ہے۔ وہ اور ان کے ساتھی مکمل سکوت اختیار کئے ہوئے ہیں۔

لیکن جن لوگوں کا قریبی تعلق گفت و شنید کرنیوالوں کے ساتھ ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ڈاکٹر گراہم اب مسئلہ کشمیر کے متعلق زیادہ اعتماد اور یقین سے لبریز ہیں کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر گراہم کو فریقین میں اختلافات کم کرنے میں کسی حد تک کامیابی ہوئی ہے لیکن ابھی یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ انہیں اتنی کامیابی ہوئی ہے کہ نہیں کہ اس سال استصواب رائے ہو سکے (استار)

شاہ طلال کا بھائی تخت چھیننے کی کوشش کر رہا ہے

لندن ۱۳ جون۔ عمان سے "ڈیلی میل" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ملکہ زین نے اردن کی شاہی کونسل کو بذریعہ برقیہ مطلع کیا ہے۔ کہ وہ چند دنوں کے اندر سوئیٹزرلینڈ سے واپس عمان جا رہی ہیں۔ کابینہ کے ایک ترجمان نے امید ظاہر کی ہے کہ ملکہ بذریعہ طیارہ جلد واپس آجائیں گی۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شاہ طلال نے اپنے بھائی امیر نعیف کو بیروت سے سوئیٹزرلینڈ طلب کیا ہے۔ امیر نعیف پر الزام ہے کہ انہوں نے تخت چھیننے کی سازش کی تھی۔ توقع ہے کہ وہ سوئیٹزرلینڈ جائیں گے۔

نوزان کی ایک اطلاع ہے کہ شاہ طلال فی الحال سوئیٹزرلینڈ میں مقیم رہیں گے اردن کا ایک پیغامبر حکومت کی طرف سے اہم مراسلہ لے کر جلد ہی وہاں جانے والا ہے۔ (استار)

مغربی طاقتوں کا روس کو جواب

لندن ۱۳ جون۔ متحدہ جرمنی کے متعلق روسی مراسلہ کا جواب برطانیہ، امریکہ اور فرانس کی طرف سے اگلے مہینے ماسکو پہنچ جائے گا۔

"ایوننگ نیوز" کے سفارتی نامہ نگار کے بیان کے مطابق کہ روس کے پاس اب کوئی پیشکش باقی نہیں رہی اور اپنے مراسلہ میں اس بات کا اعادہ بھی نہیں کیا جائے گا کہ جرمنی کے آزاد انتخابات کے لئے ایک غیر جانبدار ادارے سے حالات کی تحقیقات کرائی جائے۔

تاہم جو جواب پیرس میں مرتب کیا جا رہا ہے اس میں بات چیت کا دروازہ کھلا رکھا جائیگا۔

وزیر اعظم عراق سے طونسی نمائندوں کی ملاقات

بغداد ۱۳ جون۔ طونس کی نیو دستور پارٹی کے نمائندوں مسٹر محمد بار اور مسٹر علی بلہاران نے وزیر اعظم عراق نوری پاشا سے ملاقات کی۔ مرحوم نوری پاشا نے انہیں بتایا کہ عراق طونس کی قومی امنگوں کے حصول میں ان کی امداد و اعانت جاری رکھے گا۔ (استار)

امریکہ سنگمین ری کو ہٹانا چاہتا ہے

لندن ۱۲ جون۔ نیویارک کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ امریکی محکمہ خارجہ اور اقوام متحدہ میں ان کے مندوبین چاہتے ہیں کہ مہینے کے اندر اندر ڈاکٹر سنگمین ری کو علیحدہ کر دیا جائے۔

۱۹ جون کو جنوبی کوریا کے قومی انتخابات کے ذریعے انہیں ہٹانے کا دستوری موقع مل سکتا ہے اسمبلی کو توڑنے کے متعلق ری کی جس کوشش کو صدر ٹرومین کے احتجاج پر روک دیا گیا تھا۔ وہ کسی سازش کا نتیجہ معلوم ہوتی تھی۔ (استار)

حج کے لئے مصری تحائف

قاہرہ ۱۳ جون۔ وزیر اوقاف سفتی العزا میری پاشا نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۱۹۲۸ء میں شاہ فاروق کے دورہ مدینہ کی یادگار کے طور پر وہاں ایک طبی تحقیقی معمل گاہ قائم کرنے کے منصوبہ پر غور کر رہے ہیں۔

وزارت کی طرف سے حاجیوں کے پانی پینے کے لئے ۱۰۰۰۰ پونڈ کی لاگت سے ایک چشمہ بھی تعمیر کرایا جائے گا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں زائرین اور مقامی باشندوں کے لئے ایک ایک شفاخانہ بھی قائم کیا جا چکا ہے (استار)

گیارہ سال کے بعد جاپانی جہاز میدان عمل میں

لنڈن ۱۳ جون۔ گیارہ سال کے بعد پہلی مرتبہ جاپانی جہاز یورپ اور مشرق بعید کے درمیان مسافروں اور سامان کی سروسیں جاری کر کے یورپی جہاز رانوں کا مقابلہ کرنے والے ہیں۔ آئندہ ماہ اگست سے پانچ نئے اور تیز رفتار جاپانی جہاز یورپ کی تجارتی شاہراہوں پر کام شروع کر دیں گے اور مغرب میں لنڈن تک جایا کریں گے۔

جاپانی کمپنی کے سات اور جہاز بھی دنیا کے مختلف شاہراہوں پر چلنے لگیں گے۔ کمپنی کی طرف سے لنڈن میں بتایا گیا کہ دیگر لائنوں میں کمی نہیں کی جائے گی کیونکہ کمپنی بین الاقوامی معاہدوں کی پابند ہے۔ (استار)

غیر ملکیوں کے متعلق مصری قانون

قاہرہ ۱۳ جون۔ مصری کابینہ نے غیر ملکیوں کے متعلق جو نیا قانون پاس کیا ہے۔ اس کی رو سے تین سالہ رہائشی اجازت نامے خود بخود قابل تجدید ہوں گے مزید اجازت نامے صرف ان غیر ملکیوں کو دئیے جائیں گے جو مصر میں ہی پیدا ہوئے تھے۔

۳۰ سال یا اس سے زیادہ مدت کے رہنے والے غیر ملکیوں کو بھی مصر میں ایسی ہی سہولتیں دی جا رہی ہیں۔ وہ ماہرین تعلیم اور صنعت کار بھی ان میں شامل ہیں جن کی خدمات مصر کے لئے سودمند ہیں۔

رہائشی اجازت نامے حاصل کرنے والے غیر ملکیوں کو چھ ماہ سے زیادہ عرصہ ملک سے غیر حاضر رہنے کی اجازت نہیں اور اگر کوئی غیر ملکی دوبارہ مصر میں واپس آنا چاہے۔ تو اسے وجوہات بیان کرنے کے بعد سرکاری اجازت حاصل کرنی ہوگی (استار)

جرائم کے خلاف لنڈن پولیس کی جدوجہد

لنڈن ۱۳ جون۔ لنڈن کے شہر میں پولیس کی طرف سے ایسے دس ہزار کتابچے دفتری کارکنوں میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے کہ جرائم کے خلاف جدوجہد میں کس طرح امداد دی جائے۔ کاروباری اداروں اور دفاتر سے اپیل کی گئی ہے کہ عملے کے ایک رکن کا تقرر بطور سیکیورٹی آفیسر کیا جائے وہ مقامی پولیس کے ساتھ رابطہ قائم رکھے گا۔ اور بند کرنے سے پیشتر دفاتر کی تلاشی لے گا۔ (استار)

سعودی عرب کیلئے پاکستانی گائیاں

کراچی ۱۳ جون۔ پاکستان میں سعودی عرب کے وزیر مختار سید عبد الحمید الخطیب نے سندھ کی ۱۲ گائیں اور ایک بیل سعودی عرب ارسال کیا ہے۔ یہ گائیں سرخ رنگ کی ہیں اور حکومت پاکستان کی اجازت سے بحرین کے راستہ بذریعہ سمندری جہاز بھیجی گئی ہیں۔

سلطان ابن سعود نے کراچی میں اپنے سفارت خانے کو اس کے متعلق ہدایات دی تھیں (استار)

مسجد نبوی میں توسیع کی جا رہی ہے

کراچی ۱۳ جون۔ سعودی عرب کے سفارت خانے کے ایک ترجمان نے سٹار کو بتایا کہ سلطان ابن سعود اپنی جیب خاص سے مسجد نبوی کی توسیع کے لئے معتدبہ رقوم خرچ کر رہے ہیں۔ باور کیا جاتا ہے کہ اس کی چھت کو بم پروف بنا دیا جائے گا۔ مصر کی وزارت تعمیرات عامہ نے نقشے وغیرہ مرتب کر لئے ہیں۔ نقشے میں اس کام کی وضاحت کی گئی ہے جو درجہ بدرجہ مکمل کیا جائیگا۔ ان نقشوں کے مطابق چھت کی بلندی ۲۴ میٹر ہوگی اور میناروں کی زیادہ سے زیادہ ۹۰ میٹر ہوگی۔

توسیع کے پلان میں بڑے دروازوں کی تعمیر اور زیادہ تازہ ہوا اور روشنی کے لئے روشندانوں اور کھڑکیوں کی تیاری بھی شامل ہے۔ حکومت سعودی عرب نے اس کام کیلئے سلطان کی جیب خاص میں کم از کم ۱۲،۰۰۰،۰۰۰ ریال کی رقم محفوظ کر دی ہے (استار)

ولادت!

لاہور ۱۳ جون۔ مکرم ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی۔اے بنگالی ٹیچر ہائی سکول ربوہ کی اہلیہ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ (جو حضرت پیر منظور محمد صاحب کی نواسی اور سردار کرم داد صاحب کی صاحبزادی ہیں) کو تشویشناک حالات کے پیش نظر گذشتہ شب ایچی سن ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا تھا۔ تقریباً ۸ بجے شب دو (توام) لڑکے پیدا ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ہر دو مولود کو درازی عمر اور خادم دین بنائے اور زچہ کو صحت و عافیت سے لمبی عمر عطا فرمائے آمین اس وقت زچہ اور بچوں کی حالت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ محمد یعقوب ننگلی از رتن باغ لاہور

(۲) محمد حمید احمد صاحب ۱/۲۰۸ گوبیار کراچی کو خدا تعالے نے مورخہ ۹ جون بروز اتوار ۵ بجے بچی عطا فرمائی ہے احباب بچی کی درازی عمر۔ خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں۔ قاضی محمد نصیر الدین از رتن باغ